نوحہ

جلتا ہُوا دروازہ زہراؑ کو رُلاتا ہے
محسنؑ کی شہادت کا غم اور بڑھاتا ہے

تڑپاتا ہے زہراؑ کو دربار کا ہر لمحہ
لمحہ وہ نگاہوں میں جس وقت بھی آتا ہے

پہلے تو جلاتا ہے دروازہ شقی کوئی
پھر جلتے ہوئے در کو بی بیؑ پہ گراتا ہے

ہے ٹوٹی ہوئی پسلی اور درد کی شدت بھی
آسانی سے زہراؑ کو کب سانس بھی آتا ہے

بچوں سے چھپاتی ہے وہ نیل طمانچوں کے
پر بہتا ہُوا آنسو ہر بات بتاتا ہے

یاد آتے ہیں جب بابا روتی ہے نبی زادیؑ
تھے ساتھ پدر جس دم وہ وقت ستاتا ہے

پہلوئے شکستہ سے ایک ٹیس سی اُٹھتی ہے
جو ہاتھ ہے پہلو پر وہ اٹھ نہیں پاتا ہے

اُس دم غمِ زہراؑ میں روتا ہے میرا مولاؑ
جس دم وہ حزینہ کا تابوت اٹھاتا ہے

زینبؑ نے کہا اماں دم بھر کو چلی آؤ
شبیرؑ تو راتوں میں تم کو ہی بُلاتا ہے

یلغارِ ستم ہو گی شبیرؑ پہ کربل میں
یہ سوچ کے زہراؑ کا دل ڈوب سا جاتا ہے

یہ شمر سے کہتی تھیں مقتل میں نبی زادی
خنجر میرے بچے پر ظالم کیوں چلاتا ہے

اظہارؔ زمانے کو جلتا ہُوا دروازہ
مظلومیِ زہراؑ کی روداد سناتا ہے

شاعرِ اہلِ بیتؑ علی اظہارؔ